ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۸ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ
۲/ دسمبر ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ⊙ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

12/29

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَهُ بِاللَّيْلِ: يَتَعَلَّمُونَ وَفِي الْمَسْجِدِ يَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ، كَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (کہا) کہ ہمارے ساتھ چند ایسے آدمیوں کو بھیج دیجئے، جو ہمیں قرآن و حدیث سکھائیں۔ آپ نے ان کی طرف ستر انصاری بھیج دیئے۔ جنہیں "قراء" کہا جاتا تھا۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے یہ لوگ قرآن پڑھا کرتے تھے اور راتوں کو قرآن کے درس و تدریس اور سیکھنے میں مشغول رہتے تھے دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے تھے اور لکڑیاں چنا کرتے تھے۔ اور ان کو بیچ کر اہل صفہ (جماعت صحابہ جو طلب علم کے لئے مسجد میں رہتے تھے) اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے (تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کو ان کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ ان کمبختوں نے جائے مقررہ تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔ ان میں سے ہر ایک نے کہا کہ اے اللہ ہمارا پیغام ہمارے نبی اکرم کو پہنچا دے کہ ہم تیرے پاس پہنچ گئے ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (راوی کہتے ہیں) کہ ایک شخص حضرت حرام رض حضرت انس رض کے ماموں کے پاس پیچھے سے آیا۔ اور ان کے نیزہ مارا حتیٰ کہ پار کر دیا تو حضرت حرام رض نے فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تمہارے بھائی قتل کر دیئے گئے اور انہوں نے کہا۔ کہ اے اللہ! ہمارے نبی کریم کو ہماری طرف سے یہ پیغام دے کہ ہم تیرے پاس آ گئے ہیں کہ ہم تجھ سے راضی ہیں (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ: قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرَى - أَوْ نَظُنُّ - أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ إِلَى آخِرِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ الْمُجَاهَدَةِ ۔

حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر رض جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی میں جو آپ نے مشرکین سے لڑی ہے شریک نہ ہو سکا تھا اگر میں آئندہ مشرکین سے جو لڑائی ہو اس میں حاضر رہا، تو خدا دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں، چنانچہ جب جنگ احد ہوئی اور مسلمانوں کو ظاہری شکست ہوئی تو وہ کہنے لگے۔ اے اللہ آپ سے ان صحابہ رض نے جو کیا ہے اس کی عذر خواہی کرتا ہوں اور ان مشرکین نے جو کیا۔ اس سے اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں (یہ کہہ کر) آگے بڑھے، سامنے سے حضرت سعد بن معاذ آ گئے، تو کہنے لگے، کہ اے سعد بن معاذ اور نضر رض کے رب کی قسم! کہ میں جبل احد کے قریب جنت کی خوشبو پاتا ہوں حضرت سعد بن معاذ رض نے کہا، کہ یا رسول اللہ! جو انہوں نے کیا میں خود اس کو نہ کر سکا۔

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے ان کے بدن پر کچھ اوپر اسی تلوار کے گھاؤ۔ اور نیزہ و تیر کے زخم پائے، اور ہم نے ان کو اس پایا، کہ جب وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کی ہیئت بگاڑ دی تھی، ان کو ان کی بہن کے سوا اور کوئی نہ پہچان سکا اور انہوں نے بھی ان کو ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں اور یہ ہماری رائے ہے۔ کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسوں ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے) مسلمانوں میں چند آدمی ایسے ہیں کہ جس پر انہوں نے خدا تعالیٰ عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا پھر بعض تو ان میں سے وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض منتظر ہیں (آخر آیت تک) (بخاری و مسلم) اور یہ حدیث "باب المجاہدہ" میں پہلے بھی گذر گئی ہے۔

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلی فون
۶۷۵۴۵

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۲۹ | ۱۸ شعبان المکرم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء | شمارہ ۲۹

اک چراغ اور بجھا...

پرچہ مکمل ہو چکا تھا کہ شجاع آباد سے یہ روح فرسا خبر آئی کہ شیر بیشۂ حریت، قامع شرک و بدعت، صدر مجلس تحفظ ختم نبوت خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد رح شجاع آبادی ۲۳ نومبر کو پونے چار بجے شام اپنے اللہ کو پیارے ہوگئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

قاضی صاحب مرحوم کئی ماہ سے سرطان جگر کے مرض میں مبتلا تھے اور چند ہفتوں سے تو حالت تشویشناک چلی آتی تھی۔ ملتان اور لاہور کے مشہور اطباء اور ڈاکٹروں نے آپ کے علاج کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا اور حالت روز بروز گرتی ہی چلی گئی۔ دواؤں کے ساتھ دعائیں جاری تھیں۔ بارگاہِ الٰہی میں کئی لوگ منتیں مان رہے تھے۔ گڑگڑا گڑگڑا کر اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بارگاہِ خداوندی میں درخواستیں گذاری جا رہی تھیں۔ مگر کارکنانِ قضا و قدر کو یہی منظور تھا کہ سفارت اسلام کے فرائض انجام دینے والا یہ دھڑکتا ہوا دل ڈوب جائے، چمنستان ختم نبوت کا یہ چہکتا ہوا عندلیب منقار زیر پر ہو جائے اور لاکھوں مسلمانوں کی امیدوں کا یہ چراغ گل ہو کر... موت کی تاریک وادیوں میں کھو جائے
؎ ہائے او موت تجھے موت ہی آئی ہوتی
حضرت قاضی صاحب رح نے شعور کی آنکھیں کھولیں تو بلبل بستانِ رسالت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ اور تادمِ آخر اسی قافلے کے حدی خوانوں میں شریک رہے۔ طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کیں، گرفتار ہوئے، قید و بند کی سختیاں اٹھائیں، آلام و مصائب سے دو چار ہوئے مگر اپنی راہ نہ بدلی اور بالآخر ملک و ملت کی ناموس کی خاطر گھلتے، ختم نبوت کے ترانے گاتے، اصحاب رسول کے عشق میں مگن اپنے اکابر و اسلاف کی عظمت کے گیت گاتے راہیٔ ملکِ بقا ہوگئے۔ بے شک آپ کی وفات اس دور کی خطابت کی موت ہے اور ایک سانحۂ عظیم جس کی تلافی سخت مشکل ہے۔
؎ ضرورت جتنی جتنی بڑھ رہی ہے صبح روشن کی
اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے!!

ادارہ خدام الدین قاضی صاحب مرحوم کے پسماندگان اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین بالخصوص مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ اور مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر مدظلہٗ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی مغفرت سے نوازے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے صدقے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کی اہلیہ محترمہ، پانچ بچیوں، قاضی عبداللطیف قاضی نورالحق اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین یا الہ العالمین)

ادارہ "خدام الدین" اپنے تمام قارئین سے حضرت قاضی صاحب مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے۔
(تفصیلی حالات کسی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔)

آتش بازی پر پابندی

مغربی پاکستان کے وزیر قانون مسٹر اے۔ کے۔ اخواند نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ایک قانون کے ذریعے سے صوبے بھر میں آتش بازی کے استعمال پر پابندی عائد کر دے گی۔

ہمارے خیال میں یہ فیصلہ نہایت مدبرانہ اور دانشمندانہ ہے اور ہر طبقہ خیال کی طرف سے اس کا وسیع پیمانے پر خیر مقدم کیا جائے گا۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ صوبے میں ہر سال شب برات کے مہینے میں محض آتش بازی کی وجہ سے کئی انسانی جانیں ضائع اور لکھو کھا کے روپے کی املاک نذرِ آتش ہو جاتی ہیں اور اسے دیکھتے ہوئے دانشمندی اور عوام کی بہی خواہی کا تقاضا یہی تھا کہ اس خطرناک تفریح پر ضرور پابندی لگا دی جاتی۔ مذہبی اعتبار سے یہ تفریح اسراف و تبذیر کے حکم میں آتی ہے۔ اور قرآن عزیز اسراف و تبذیر کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیتا ہے اور مادی اعتبار سے بھی یہ کھیل مہلک اثرات کا حامل ہے گویا یہ مادی و روحانی ہر دو اعتبار سے سمِ قاتل ہے اس لئے جس قدر جلد اس تفریح کا قلع قمع ہو جائے۔ عوام کے حق میں مفید ہو گا۔ گذشتہ شب براتوں کے زمانے میں وقوع پذیر ہونے والے تمام حادثات شاہد ہیں کہ آتش بازی کے ذخیروں میں آگ لگنے کے واقعات گنجان آبادیوں ہی میں ہوئے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آتش بازی بنانے والے اور اسے ذخیرہ کرنے کے سلسلے میں کسی احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا اور آتش بازی کا کاروبار کرنے



۱۰ شعبان المکرم ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲۴ نومبر ۱۹۶۶ء

توبہ سے نیک اعمال کا دروازہ کھلتا ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مد ظلہ العالی

مرتبہ: خالد سلیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۝

بزرگان محترم! ہم ذات باری تعالےٰ عز اسمہٗ کا شکر ادا نہیں کر سکتے جس نے ہمیں بے پناہ احسانات سے نوازا ہمیں انسان بنایا۔ اشرف المخلوقات کا لقب بخشا اور پھر امّتِ مسلمہ میں داخل کیا۔ اگر وہ ہمیں چرند یا پرند بنا دیتا تو ہم کیا کر سکتے تھے۔ پھر مزید احسان اس کا یہ ہے کہ اس نے ہمیں دین صحیح اور سنگت صحیح نصیب فرمائی اور اللہ والوں کی معیّت بخشی جو ہماری بہت بڑی سعادت اور اللہ جل شانہٗ کا بہت بڑا احسان ہے۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ والوں کی صحبت کبھی قضا نہ کیجئے کیونکہ ان کے جوتوں سے وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ہوتے اور ہر گھڑی اپنے آپ کو یاد الٰہی میں مشاغل رکھئے اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے ذکر سے زبانوں کو تر رکھنے اور دلوں کو یاد الٰہی آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل اللہ کی صحبت میں بیٹھنے اور ان سے فیض یاب ہونے کی سعادت نصیب فرماتے۔

آج میری معروضات کا موضوع "توبہ" ہے توبہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت اور بہت بڑا سہارا ہے۔ بیعت کے وقت بھی سب سے پہلے توبہ ہی کرائی جاتی ہے اور پھر اوراد و وظائف تلقین کئے جاتے ہیں۔ انسان خطا کا پتلا ہے، اس سے گناہ سرزد ہوتے ہی رہتے ہیں اس لئے اس کو ہر گھڑی توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ توبہ گناہوں کو دھوتی اور انسان کو پاک صاف کر دیتی ہے امراض روحانی آج کل عام ہیں۔ کوئی کبر میں مبتلا ہے کوئی حسد کا شکار ہے، کوئی عجب اور ریا کے مرض میں گرفتار ہے غرض ہر شخص سوائے ان معدودے چند افراد کے جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے محفوظ فرما دیا ہو ہر شخص کسی نہ کسی روحانی مرض میں ضرور مبتلا ہے۔ اس لئے ہمیں ہر وقت توبہ میں لگے رہنا چاہیئے

"**توبہ**" کیا ہے؟ التوبۃ ھی الندامۃ توبہ یہ ہے کہ دل میں گناہوں پر ندامت پیدا ہو، پشیمانی ہو اور انسان آئندہ اس کے نہ کرنے کا تہیّہ کرے قرآن عزیز میں ارشاد ربانی ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۝ (پ ۱۱ س التوبہ آیت ۱۱۲)

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرات صحابہؓ کی تعریف فرمائی ہے کہ یہ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ شکر کرنے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، اچھے کاموں کا حکم کرنے ہیں بری باتوں سے روکنے والے ہیں اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور ایسے مومنوں کو خوشخبری سُنا دے۔

چنانچہ اس آیت میں جو حسنات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیان ہوئی ہیں ان میں توبہ کی صفت سب پر مقدم ہے۔ اس تقدیم سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ درحقیقت توبہ ہی وہ باب رحمت ہے جس کے ذریعے وہ تمام درجات اور صفات جو آگے بیان ہو رہی ہیں حاصل ہوتی ہیں مطلب یہ ہے کہ بندگی کا اولیّن درجہ توبہ ہی سے نصیب ہوتا ہے۔ اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ توبہ نام ہی ندامت کا ہے۔ پس توبہ کی حقیقت قلبی ندامت ہے۔ توبہ کی روح اپنی کوتاہیوں پر پشیمان ہونا ہے۔

محترم حضرات! یاد رکھیئے کہ توبہ کا دروازہ امت کے لئے درحقیقت بڑی رحمت کا دروازہ اور اسی دروازے سے داخل ہو کر انسان کو اگلے درجات و مقامات نصیب ہو سکتے ہیں۔ جس کے لئے توبہ کا دروازہ کھل گیا گویا اس کے لئے بہشت کا دروازہ کھل گیا۔ جس کی توبہ قبول ہو گئی آخرت تو آخرت اس کی دنیا بھی جنّت بن گئی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توبہ کرنے اور اگلے مقامات حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)



۱۱ شعبان المکرم ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء

اسلام مخلوقِ خدا پر شفقت و رحمت کی تعلیم دیتا ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی: امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (س بقرہ)

ترجمہ: اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

بزرگانِ محترم! اللہ ربُّ العزّت نے اس آیت کریمہ میں "احسان" کا لفظ عام فرمایا ہے۔ کسی کی تخصیص نہیں کی۔ کیوں کہ بلحاظ مخلوق ہونے کے اس کی شفقت سب پر ہے اگرچہ مدارج مختلف ہوں ثواب کا فرق ہو۔

حدیث شریف

میں ہے:-

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

ترجمہ: تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے لہٰذا اللہ تعالےٰ کا پسندیدہ بندہ وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ احسان کرے۔

ایک حدیث میں ہے:

اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ۔

اس کا ترجمہ خواجہ حالی مرحوم نے ان الفاظ میں کیا ہے ؎

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

ترمذی شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا:

اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا۔

کیا اللہ کا پیار اپنے بندوں کے ساتھ اس پیار سے زیادہ نہیں جو ماں کو اپنے بچے کے ساتھ ہوتا ہے

حضورؐ نے فرمایا بالکل درست ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ کا پسندیدہ اور محبوب بندہ وہ ہے جو مخلوق خدا سے رحمت و شفقت اور محبت کا برتاؤ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق بہت زیادہ پیاری ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:

لَا یَرْحَمُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ جو کوئی خود رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہ کیا جائے گا۔

محترم حضرات: یہ ثابت ہو چکا کہ ساری مخلوق اللہ تعالےٰ کو پیاری ہے لیکن تمام مخلوقات میں چونکہ انسان سب سے اشرف ہے اور انسانوں میں "مسلمان" سب سے بلند و برتر ہے اس لئے اس کے ساتھ احسان کرنا سب سے زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔ چنانچہ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کی دنیوی تکلیف دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیف کو اس سے دور کرے گا۔ جس نے کسی تنگ پر آسانی کی اللہ اس کے دنیا و آخرت کے معاملات آسان فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلم کی عیب پوشی کی اللہ اس کے عیوب پر دنیا و آخرت میں پردہ ڈالے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بندہ کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔

ایک اور مقام پہ فرمایا:

مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّاللّٰہُ النَّارَ عَنْ وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

جس نے مسلم بھائی کی عزّت کو بچایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو آتشِ دوزخ سے بچائے گا۔

ترمذی شریف میں ہے:- مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ اسے رسوا کرے نہ جھٹلائے۔ نہ ظلم کرے۔ تم ایک دوسرے کے لئے مثل آئینہ ہو اگر اپنے بھائی میں کوئی تکلیف دہ بات دیکھو تو اسے دور کر دو۔

اسی طرح یہ بھی فرمایا: لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا (رواہ ابوداؤد وترمذی عن ابی ہریرہؓ)

جب تک ایمان نہیں تب تک جنت میں داخلہ نہ ہو گا۔ اور جب تک آپس کی محبت نہیں تب تک ایمان نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص میرے امتی کی کوئی حاجت (دینی و دنیوی) پوری کرکے اس کو خوش کرے گویا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا گویا کہ اس نے خدا کو خوش کیا اور جس نے خدا کو خوش کیا یقیناً خدا تعالیٰ اسے جنّت میں داخل کریں گے۔

اب عام انسانوں پر شفقت کے احکام ملاحظہ فرمائیے:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص ازراہِ شفقت محض خوشنودی مولا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کے لئے ہر بال کے عوض جن پر ہاتھ پھیرا ہے بے شمار

نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ کوئی احسان یا بھلائی کرے تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح دو انگلیاں حضورؐ نے بیچ کی اور انگوٹھے کے پاس کی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا۔

دوسری جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے کی طرف بلا لے اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت واجب کر دیتے ہیں۔

ہمسائے کے ساتھ سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھائے لیکن اس کا ہمسایہ بھوکا ہو وہ مومن نہیں ہے نیز یہ بھی فرمایا "وہ شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہو گا جس کی برائیوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔"

بیوہ اور مسکین کی خبر گیری

حضورؐ نے فرمایا:۔

بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کے راستے میں سعی کرنے والا۔ راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایسا ہے جیسے رات بھر تہجد پڑھنے والا جو کبھی قضا نہ کرے اور دن بھر روزے رکھنے والا جو کبھی ناغہ نہ کرے۔

نابینا سے حسن سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اندھے آدمی کو پکڑ کر چالیس قدم لے کر چلے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص اندھے کو مسجد یا اس کے گھر یا کسی اور کام کے لئے پکڑ کر لے چلے اس کے لئے ہر ہر قدم پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اللہ تعالےٰ عطا فرماتے ہیں اور جب تک وہ اندھے کے ساتھ رہتا ہے۔ فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔

بے رحم کی گورنری

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک شخص کو کسی علاقہ کا حاکم مقرر کیا اور اس کے لئے دستی حکمنامہ لکھنا شروع کیا۔ ابھی تحریر ختم نہ ہوئی تھی کہ ایک چھوٹا سا بچہ آ کر آپ کی گود میں بیٹھ گیا۔ آپ اس سے پیار کرنے لگے تو وہ شخص بول اٹھا "اے امیرالمؤمنین اس بچے جیسے میرے دس بچے ہیں مگر کیا مجال کہ کوئی بچہ میرے پاس آ کر پھٹک جائے"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر وہ حکم نامہ اسی وقت چاک کر دیا اور اس کا تقرر منسوخ کر کے فرمایا کہ جب تمہیں اپنی اولاد پر رحم نہیں تو رعیت پر کیا رحم کرو گے۔ آپ اس قابل نہیں کہ آپ کو گورنر بنایا جائے۔ (کیمیائے سعادت)

عام انسانوں کے بعد اسلام دوسری مخلوق پر بھی شفقت و رحمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس قسم کی روایات احادیث میں موجود ہیں کہ ایک عورت محض کتے کو پانی پلانے کے بدلے جنت کی مستحق ہو گئی۔ اور دوسری بلی کو بھوکا مارنے کے عوض دوزخ کا ایندھن بن گئی۔ اسی طرح جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ ڈالنے اور پانی پلانے کا حکم، دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرنے اور کند چھری استعمال کرنے کی ممانعت بھی شفقت و رحمت علی المخلوق کی مثالیں ہیں اللہ تعالےٰ ہم سب کو مخلوق پر شفقت و رحمت اور آپس میں محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وآمین یا الہ العالمین)

بقیہ اداریہ

کرنے والوں کو کھلی آزادی ہے کہ وہ اپنے ساتھ دوسرے لوگوں کی زندگی بھی خطرے میں ڈالیں۔

اگرچہ اس سے پہلے بھی حکام اس سلسلے میں بیانات وغیرہ دیا کرتے ہیں اور اس فعل قبیح کی روک تھام کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ بھی کر دیتے ہیں لیکن دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ اس کاروائی کا کبھی خاطرخواہ اثر نہیں ہوا اور اس کے باوجود حادثات رونما ہوتے رہے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ معاملے کو سرسری نظر سے نہ دیکھا جائے بلکہ اس خطرناک کھیل کی بیخ کنی کے لئے جامع و مکمل تدابیر اختیار کی جائیں اور مجوزہ قانون کے نفاذ کے لئے موزوں اقدامات کئے جائیں۔ نیز قانون میں ایسی دفعات رکھی جائیں جن کی رو سے اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف آسانی سے کاروائی کی جاسکے اور ان کو فوراً واقعی سزائیں دی جاسکیں۔

ہم وزیر قانون کے اعلان کا خیرمقدم کرتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اعلان کو محض دعوے یا تجویز کی حد تک نہ رہنے دیں بلکہ اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں کہ اسی میں عوام کی بہبودی ہے۔

حکومت کے علاوہ ہم بچوں کے والدین اور اساتذہ کو بھی یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور بچوں کو آتش بازی کی جان لیوا تفریح سے باز رکھنے کی پوری کوشش کریں اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والے خطرات سے اس طرح آگاہ فرمائیں کہ وہ خود ہی اس موت کے کھیل سے کنارہ کش ہو جائیں۔

چٹ پر سرخ نشان
چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں درس قرآن

محمد عثمان غنی بی ۔ اے
واہ کینٹ

وَلَا آمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ؕ
اور نہ تم توہین کرو ان لوگوں کی جو ارادہ کرنے والے ہیں عزت والے گھر کا۔ اور عزت والے گھر میں وہ کیوں جاتے ہیں ؟

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وہ ڈھونڈتے ہیں۔ اپنے رب کا فضل اور اپنے رب کی خوشنودی۔ تو وہ اللہ کے مہمان ہیں۔ اللہ کے مہمانوں کے ساتھ مت چھیڑو۔ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ اور جب تم حلال ہو جاؤ۔ یعنی جب تم احرام کھول دو۔ فَاصْطَادُوْا پھر تم شکار کر سکتے ہو۔ (یہ امر اباحت کے لئے ہے) یعنی شکار کرنا ضروری نہیں ہے، تم کو شکار سے روکا گیا ہے۔ تاکہ تمہارا دل اللہ کی یاد سے۔ غافل نہ ہو شکار اگرچہ حلال ہے لیکن جب رب العالمین کی یاد میں رکاوٹ ڈال دے تو پھر اس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اللہ کی یاد سے جو چیز روکے اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس لئے فرمایا کہ تم شکار کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حج کے دوران تمہیں نقصان پہنچائے گا، اللہ کی یاد سے غافل کر دے گا، لیکن جب تم حلال ہو چکے ہو، احرام کھول دیا، منیٰ میں اپنا سر منڈا ڈالا، کپڑے پہن لئے، اب تم پھر پہلے کی طرح غیر محرم بن گئے ہو۔ اگر اب تم چاہو فاصطادوا پھر شکار کر سکتے ہو۔ شکار کرنا ضروری نہیں۔ یہ امر اباحت کے لئے ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ
اور نہ بھڑکائے تم کو کسی قوم کی دشمنی یعنی کافروں نے تمہیں بیت اللہ سے روکا تھا۔ اب تم مسلمانوں کا وہاں پر غلبہ ہے۔ اور ان میں سے جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کو اب مسلمان ہی سمجھو۔ میں ان سے راضی ہو چکا۔ صحابہؓ کی میرے بزرگو! تین قسمیں ہیں (رضی اللہ عنہم اجمعین کی)، پہلے وہ صحابہ کرامؓ ہیں۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ پہلے وہ صحابہ کرامؓ ہیں۔ جنہوں نے ایمان قبول کیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے (جنگ بدر سے پہلے یہ صحابہ کرامؓ) وہ صحابہ کرامؓ ہیں جنہوں نے اپنی جان کی قربانی دی، اپنے بیٹوں کی قربانی دی۔ سب کچھ نثار کر دیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ دوسرے نمبر پر وہ صحابہ کرامؓ ہیں جو مکہ مکرمہ فتح ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور تیسرے نمبر پر وہ صحابہ کرامؓ جو مکہ مکرمہ فتح ہونے کے مسلمان ہوئے اور تینوں کے متعلق سورت الحدید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ ان تینوں سے اللہ تعالےٰ راضی ہو چکے۔ کیونکہ تینوں ایمان لاچکے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکے، اللہ تعالےٰ کی بات سن چکے، جو پہلی باتیں ہو چکی ہیں ان کی معافی اللہ تعالےٰ نے خود فرما دی۔

قرآن مجید میں سورۃ النصر آتی ہے۔ فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠ اے میرے حبیبؐ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ جب اللہ کی مدد آئے گی، وَالْفَتْحُ اور مکہ فتح ہو جائے گا۔ وَرَاَيْتَ النَّاسَ اور تو دیکھے گا۔ کہ لوگ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں افواجًا گروہ در گروہ۔ سو، دوستو، پانچ سو، ہزار، کتنے داخل ہو رہے ہیں تو پھر آپؐ کیا کریں ؟ آپ کا فرض منصبی کیا ہے ؟ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔ اپنے رب کی حمد وثنا کریں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ پر بڑا فضل کیا۔ وہ محمد ابن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو رات کے اندھیرے میں مکہ چھوڑ دینے پر مجبور ہوا، آج مکے میں فاتحانہ طریقے سے داخل ہے اور آج وہی ابو سفیان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سکیمیں سوچتا تھا اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر کر رحمت کا طالب ہے اس لئے آپؐ اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کریں یہ سب اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

اور دوسری بات۔ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اللہ سے معافی مانگیں، بخشش مانگیں کس کے لئے ؟ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کوئی غلطی نہیں کی، کیا اپنے لئے بخشش مانگیں ؟ نہیں وَاسْتَغْفِرْهُ اللہ تعالےٰ سے بخشش مانگیں ان لوگوں کے لئے جو اب مسلمان ہوئے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیا مسلمان ہو گئے وہ صحابی بن گئے تو میرے دوستو! وہ لوگ جو بعد میں مسلمان ہوتے تھے۔ پہلے لوگوں کی نظروں میں کھٹکتے ہوں گے۔ اس لئے قرآن مجید نے سمجھایا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور نہ بھڑکائے تم کو، نہ مجرم بنائے تم کو شَنَاٰنُ قَوْمٍ۔ قوم کی دشمنی۔ ان صَدُّوْكُمْ اس بات پر کہ روکا تھا تم کو انہوں نے کبھی عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عزت والی مسجد سے، تم کو طواف سے روکا تھا۔ تم کو حدیبیہ کے مقام پر روکا، تو تمہیں اب یہ نہ چاہیئے۔ اَنْ تَعْتَدُوْا کہ تم ان پر زیادتیاں کرو۔ تم اب بدلہ لینے لگو۔ نہیں، جو ہو چکا سو ہو چکا۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ تمہاری اعانت نیکی کے لئے ہو۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ اور ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ گناہ پر اور زیادتی پر۔ ظلم پر کسی کی مدد نہ کرو جو ظالم ہے، اس کی مدد مت کرو۔ ایک مجرم اور گناہ گار ہے۔ اس کی مدد مت کرو۔ ہاں ایک مدد یہ ہے۔ کہ گناہ سے روکو۔ یہ اور مدد ہے۔ ایک آدمی نماز نہیں پڑھنا چاہتا وہ مجرم ہے مسجد میں لے جاؤ۔ یہ اس کی مدد ہو گی ایک آدمی بُرا کام کرتا ہے۔ اس کو روک دو، یہ مدد ہے۔ گناہ پر گناہ

کے لئے مذمت کرو۔ نافرمان کو نافرمانی کے لئے مذمت وو وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور دیکھو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ دیکھا تقویٰ کا پھر حکم آ گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ عقب کہتے ہیں ایڑی کو۔ قرآن مجید میں سزا کے لئے دو لفظ آتے ہیں۔ ایک عذاب ایک عقاب۔ عذاب عام ہے۔ خواہ دنیا کا عذاب ہو، خواہ قیامت کا عذاب ہو۔ لیکن عقاب دنیا کے عذاب کو کہتے ہیں۔ عِقَاب عَقَب سے مشتق ہے۔ عقب کہتے ہیں ایڑی کو، جس طرح ایڑی انسان کے بالکل پیچھے لگی ہوئی ہے، جو عذاب کسی مجرم پر دنیا میں آتے، اسے کہتے ہیں عقاب۔ تو فرمایا دیکھو تم نے اگر میرے شعائر کی تعظیم نہ کی، توہین کی تو تم کو دنیا میں سزا دوں گا۔ اس لئے جو مسجد کی بے ادبی کرتا ہے۔ دنیا میں مارا جاتا ہے۔ دیکھو ابرہہ شاہ یمن نے بے ادبی کی تھی۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ○ دنیا میں رگڑا گیا۔ جس نے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ اس کی اولاد اس کو گالیاں دے گی۔ جس نے اپنے مرشد کی بے ادبی کی۔ اس کے مرید اس کے بے ادب ہو جائیں گے۔ جس نے استاد کی نافرمانی کی، اس کے شاگرد اس کے نافرمان ہو جائیں گے۔ یہ شعائر اللہ کی توہین جو ہے۔ اس کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان بے ادبیوں سے بچائے۔ اور قرآن مجید پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ ھُدًی وَّ رَحْمَةً ○ اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنَا مِنْهُ مَا نَسِیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَھِلْنَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تِلَاوَتَهٗ آنَاءَ اللَّیْلِ وَ اٰنَاءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

یا اللہ اس درس کو قبول فرما۔ اللہ تیری توفیق سے جو تیرے دین کی باتیں ہو چکی ہیں۔ تو ان کو قبول فرما۔ مجھے اور میرے ان بھائیوں کو عمل کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ ہمارے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے۔ آئندہ ہمیں گناہوں سے بچا۔ یا اللہ جتنے بھی بیمار ہیں۔ ان کو شفا نصیب فرما۔ یا اللہ جو مسلمان فوت ہو چکے ہیں۔ ان کو جنت نصیب فرما۔ یا اللہ اس گھر والوں کو اس سے زیادہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما یا اللہ مجھے بھی۔ ان کو بھی اپنی رحمت سے ناامید نہ فرما۔ اللہ ہمارے بزرگانِ دین کو خصوصاً سید الاولیاء مولانا احمد علی صاحب لاہوری کی قبر کو پر نور فرما۔ جن کی برکتوں سے جن کے روحانی اثرات سے ہم جیسے گناہ گار قرآن کے قریب ہو چکے ہیں۔ اللہ ہمیں عمل کی بھی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ تمام دنیا بھر کے مسلمانوں کی مدد فرما۔ اللہ ہمارے سب کے حالوں پر تو فضل و کرم فرما۔ وَصَلَّی اللّٰہُ وَتَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَجَمَالِ عَرْشِهٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

حضرت اُمّ المومنین خدیجۃُ الکبریٰؓ

محترم حضرت مضطر گجراتی

اے شریف واشرف اُمّ المومنیں تجھ پر سلام
اے بہشتِ جاودانی کی مکیں تجھ پر سلام

رازدارِ مصطفیٰؐ تو، سیّدہ اُمّت کی تو
عظمتیں تیری محافظ، پاسباں عظمت کی تو

باغ کی کلیوں کا وصفِ معتبر بُو ہی تو ہے
عورتوں میں سب سے پہلی مومنہ تُو ہی تو ہے

تو نے صدقے کر دیا اسلام پر مال و منال
تیرے ایثارِ مسلسل کی نہیں کوئی مثال

سرزمینِ کفر میں گویا ہُوا جب سازِ حق
سب سے پہلے تیرے کانوں میں پڑی آوازِ حق

جب ہُوا غارِ حرا سے نورِ قدسی کا ظہور
پہلے تیرے ہی ضمیرِ پاک پر چمکا وہ نُور

تیرا سینہ صبحِ فاراں کا تجلّی خانہ تھا
سب سے پہلے جو ہُوا روشن ترا کاشانہ تھا

مانتے تھے واجبُ التّعظیم سب قرشی تجھے
طاہرہ کہتے ہیں سارے فرشی و عرشی تجھے

تُو پیمبرؐ کی انیسہ، تُو رفیقہ نورؐ کی
ناز کرتی ہے ترے دامن پہ تجلّی طُور کی

حضرتِ خیرُالوریٰؐ کی اوّلیں ناموس تو
عالمِ نسواں ہے روشن جس سے وہ فانوس تو

بارہا گھر میں ترے نازل ہوئے روح الامینؑ
خم ترے در پر ہے اَب تک آسمانوں کی جبیں

تجھ کو عزّت دی خدا نے صاحبِ لولاک سے
آپؐ کو اولاد دی تیرے ہی بطنِ پاک سے

تُو نے عثمانؓ و علیؓ سے پائے دامادِ جلیل
اک زمیں پہ حجّتِ حق، دُوسرا حق کی دلیل

تیری عزّت خود رسولِ دوسراؐ کرتے رہے
تا دمِ آخر ترے حق میں دُعا کرتے رہے

تو تھی بیواؤں کا پردہ، بے کسوں کا راز تھی
تیرے دل کی ہر صدا اسلام کی آواز تھی

جنّتِ علم و عمل ہے اسوۂ اعلیٰ ترا
حشر تک مانے گی احساں ملّتِ بیضا ترا

تیری روحِ پاک پر حوروں کی بستی کے سلام
تیرے مدفن پر ہوں صبح و شامِ ہستی کے سلام

قسط نمبر ۶

روح القرآن

ایم عبد الرحمن لودھیانوی

وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○
(پ ۱۴ ع ۱۸ سورۃ النحل آیت ۸۹)

ترجمہ۔ اور ہم نے تجھ پر ایک کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔

۲۴۔ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○

ترجمہ۔ سو اس (جبرئیل) نے تو یہ کلام اللہ کے حکم سے تیرے پر اتارا ہے۔ اس کلام کو جو اس سے پہلے ہے۔ سچا بتانے والا ہے۔ اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

۲۵۔ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
(پ ۱ ع ۳ البقرہ آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اگر تم اس کلام کے شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا بلا لو ان کو جو تمہارے مددگار ہوں۔

۲۶۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ○
(پ ۱۵ ع ۱۰ سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۹)

ترجمہ۔ کہہ دیجئے اگر آدمی اور جن اس لئے جمع ہوں کہ ایسا قرآن لے آئیں وہ ایسا قرآن ہرگز نہیں۔ خواہ وہ ایک دوسرے کی مدد کیا کریں۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی پھیر پھیر کر ہر مثل سجھائی سو بہت سے لوگ اس کو ناشکری کئے بغیر نہیں مانتے۔

(۲۷) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (پ ۱۴ ع ۱ سورہ الحجر آیت ۹)

ترجمہ۔ ہم نے یہ نصیحت اتاری ہے اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں

۲۸۔ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ (پ ۹ ع ۱۱ سورہ الاعراف آیت ۱۷۰)

ترجمہ۔ اور جو لوگ کتاب کو مضبوط پکڑتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں بے شک ہم نیکی کرنے والوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرینگے۔

۲۹۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
(پ ۲۵ ع ۱۰ سورہ الزخرف آیت ۴۳)

ترجمہ:۔ سو تو مضبوط پکڑے رکھ اسی کو جو تجھ کو حکم پہنچا بے شک تو سیدھی راہ پر ہے۔

۳۰۔ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○
(پ ۲۷ ع ۹ سورہ القمر آیت ۳۲)

ترجمہ اور ہم نے سمجھنے کو قرآن آسان کر دیا پھر ہے کوئی سوچنے والا۔

۳۱۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ○ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ○
(پ ۳۰ ع ۱۲ سورہ الاعلیٰ آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اور پچھلا گھر بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ اسے پہلے ورقوں میں لکھا ہوا ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔

۳۲۔ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○
(پ ۴ ع ۱ سورہ آل عمران آیت ۱۰۱)

(ترجمہ) جو کوئی اللہ کے حکموں کو مضبوطی سے پکڑے تو اس کو سیدھے راستہ کی ہدایت ہوئی۔

۳۳۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (پ ۱۲ ع ۱۱ سورہ یوسف آیت ۲)

ترجمہ:۔ ہم نے اس کو (قرآن) عربی زبان میں اتارا تاکہ تم سمجھ لو۔

۳۴۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○
(پ ۳۰ ع ۲۲ سورہ القدر آیت ۱)

ترجمہ:۔ بے شک ہم نے اس کو شبقدر میں اتارا۔

۳۵۔ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ○
(پ ۱۵ ع ۱۲ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے قرآن کو جدا جدا کرکے پڑھنے کا وظیفہ بنایا تاکہ تو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اور ہم نے اس آہستہ آہستہ اتارا ہے۔

۳۶۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○
(پ ۱۸ ع ۱۶ سورہ الفرقان آیت ۱)

ترجمہ:۔ بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر اتاری تاکہ جہان والوں کے لئے ڈرانے والا ہے۔ توراۃ میں ایسا عظیم عظیم الشان دستور العمل اور آئین ہدایت تھا۔ کہ کثیر التعداد پیغمبر اور اہل اللہ اور علماء برابر اسی کے موافق حکم دیتے اور جھگڑوں کے فیصلے کرتے رہے۔ توراۃ کی حفاظت کا ان کو ذمہ دار بنایا گیا تھا۔ تو جب تک علماء و احبار نے اپنی ذمہ داری کا احساس کیا توراۃ محفوظ و معمول رہی آخر دنیا پرست علمائے سوء کے ہاتھوں سے تحریک ہو کر ضائع ہو گی۔

نزول قرآن سے سینکڑوں برس پہلے توراۃ نے بھی اصولی تعلیم یہی دی تھی جس کی انبیاء و اولیاء اقتدا کرتے رہے۔ اور اس نے پیچھے آنے والی نسلوں کے لئے اپنی تعلیمات و بشارت سے راستی و ہدایت کی راہ ڈال دی اور رحمت کے دروازے کھول دیئے۔ اب قرآن اترا تو اس کو سچا ثابت کرتا ہوا غرض دونوں کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور یہی حال دوسری آسمانی کتابوں کا ہے

(باقی)

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

حافظ محمد سلیمان

میرے دوستو اور بزرگو۔ دنیا کا بڑے سے برا انسان بھی نیکی کو پسند کرتا ہے اور برائی سے اسے نفرت ہوتی ہے۔ اور اللہ کے نیک بندے تو نیکی کو اجاگر کرتے اور برائی کو دنیا سے مٹانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہی ہیں۔ میرے دوستو! دنیا میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح معاشرے میں نیکی، صلح۔ امن قائم رہے ہر ایک دوسرے کے لئے سلامتی اور عافیت کا باعث ہو۔ اور برائی کا دنیا سے قلع قمع ہو۔

اس کے لئے دو طریقے اختیار کئے گئے۔ ایک تو یہ کہ قوم کے بیدار مغز۔ دور اندیش۔ صاحب علم اور حکیم لوگوں نے اس کے لئے تجاویز کیں کتابیں تصنیف کیں۔ رسالے شائع کئے — لٹریچر کو عام پھیلایا۔ آج کے اس دور میں آپ کوئی رسالہ کوئی کتاب کوئی اخبار اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس میں کتنی ہی دین کی، صلح و امن کی باتیں آپ کو نظر آئیں گی اور اخبار والوں نے تو اب مستقل کالم بنا لئے ہیں جن میں قوم کو سنوارنے اور نیک بنانے کے لئے مختلف مضامین اور اکابر اولیاء کرام کی سیرتیں پیش کی جاتیں ہیں۔ یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ دنیا میں نیکی کا بول بالا ہو۔ یہ طریقہ بھی ٹھیک ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی کی اصلاح ہو جائے، لیکن ایک اور طریقہ ہے جو بڑا مؤثر اور جاذب ثابت ہوا ہے۔ وہ صوفیائے عظام جن کی زندگیاں قال اللہ و قال الرسول کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہیں ان کی ایک نظر کرم سے دل کی دنیا بدل جایا کرتی ہے اور دنیا اس پر شاہد عدل ہے۔ تاریخ ان حقائق سے بھری پڑی ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز نور اللہ مرقدہ جب اجمیر شریف تشریف لائے۔ تو وہاں کی ساری آبادی ہندوؤں کی تھی۔ وہاں کا راجہ پتھورا ہندو تھا مسلمان کا نام ہی نہ تھا۔ ایک اللہ کے کامل ولی نے آ کر ڈیرا لگایا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سارا نقشہ بدل گیا۔ آپ نے نوّے ہزار ہندوؤں کو مسلمان فرمایا۔ جب دنیا سے جانے لگے۔ تو اپنے پیچھے نوّے ہزار کلمہ گو چھوڑ کر رخصت ہوئے اس کے مقابلے میں ہمارے نیک بادشاہ سلطان محمود غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے لوگ دین کا وہ اثر نیکی کا وہ رنگ لوگوں کے دلوں پر باوجود مادی طاقت ہونے کے بھی نہ چڑھا سکے۔ اور اس پچھلے دور کے شاہان مغلیہ نے تو یہ پالیسی اختیار کی کہ مسلمان اپنی جگہ پر خوش رہیں اور ہندو اپنی جگہ پر خوش رہیں۔ واقعی ؏

"دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا"

یہ حقائق ہیں کوئی تاریخی کہانیاں نہیں یہ اب قریب کی بات ہے۔ کہ امام الاولیاء حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ایک سندھی خدام الدین کی مسجد میں آیا۔ بڑا قوی ہیکل۔ بڑا بھاری جوان، زار و قطار رونے لگا۔ میاں کے دوستوں نے کہا، بھائی اتنا کیوں روتا ہے۔ سب نے دنیا سے آخر جانا ہے۔ موت سے آخر کون بچ سکتا ہے۔ تو کہنے لگا تمہیں کیا معلوم میں کیوں رو رہا ہوں۔ آخر اس نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میں سندھ کے فلاں علاقہ کا باشندہ ہوں اور میں نامی گرامی۔ قاتل۔ راہزن۔ ڈاکو اور مشہور بدمعاش تھا۔ اور کہا کہ میں بڑے بڑے پیروں کے پاس گیا۔ مگر میں ان سے مذاق کر کے آ جاتا۔ (دیکھا نیکی کا خیال کبھی کبھی برے سے انسان کو بھی آ جاتا ہے) آج سے چند سال قبل حضرت رحمۃ اللہ علیہ سندھ تشریف لے گئے۔ مجھے میرے ایک دوست نے کہا آ تجھے ایک اللہ کا ولی بتاؤں۔ میں نے کہا چھوڑ یار۔ میں نے بڑے ولی دیکھے ہیں بہر حال وہ مجھے لے آیا۔ حضرت کو دیکھتے ہی میری کیفیت بدل گئی۔ برائی کی نفرت اور طبیعت میں نیکی کی کشش میں نے محسوس کی۔ اور لوگوں کے ساتھ میں بھی بیٹھ گیا۔ حضرت نے میرے ساتھ نہ کوئی بات کی۔ نہ انہوں نے پوچھا۔ نہ میں نے اپنے حالات بتائے۔ بس صرف دیکھنے سے میرے دل کی سیاہی دھل گئی۔ میں اسی وقت تمام گناہوں سے تائب ہوا۔ اور حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد آج تک اللہ تعالےٰ کی مدد سے میں تمام برائیوں سے محفوظ ہوں۔ آج میں اس لئے رو رہا ہوں کہ وہ رشد و ہدایت کا مینار جس سے کئی مجھ جیسے گناہ گاروں نے ہدایت حاصل کی ہو گی۔ آج وہ دنیا سے روپوش ہو گئے۔ تو میرے دوستو! یہ ایسا کیوں ہے۔ کہ زمانہ کے بڑے بڑے بدمعاش، جو اللہ سے باغی انسانیت کے دشمن۔ بربریت کی زندگی بسر کرنے والے بلکہ نعوذ باللہ جنہیں اللہ تعالےٰ کی ذات سے نفرت ہوتی ہے وہ جب ان اکابر اولیاء اللہ کے قدموں میں پہنچتے ہیں۔ تو ان کی زندگی کے رخ بدل جاتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے۔ ان اللہ کے بندوں کے پاس وہ کونسی طاقت وہ کونسا ایٹم ہے کہ جس کے ذریعے یہ ایسے ظالم درندوں کو جو کسی طاقت کسی حکومت۔ کسی سزا کی پرواہ نہیں کرتے۔ جنہیں کوئی قانون برائی سے روک نہیں سکتا وہ ان بزرگوں کی ایک نظر سے امن و عافیت کا پتلا بن جاتے ہیں۔ آخر ان کے پاس کیا ہے۔ تو میرے دوستو! ان کے پاس صرف اللہ کا نام ہے۔ اللہ کے نام میں اتنی برکت اتنی طاقت ہے۔ کہ یہ اجڑے دلوں کو بسا دیتا ہے گمراہ قوموں کو راہ راست پر لے آتا ہے۔ خدا کے دشمنوں کو خدا کا ولی بنا دیتا ہے۔ یہ پست قوموں کو آسمان دنیا پر سورج کی طرح چمکاتا ہے۔ اونٹ چرانے والے قوموں کی باگیں موڑنے والے بن جاتے ہیں۔ اسی کو تصوّف کہتے ہیں۔ آج بعض نادان قسم کے لوگ کہتے ہیں کہ اللہ

اللہ، کرنا کیا چیز ہے اس سے کیا ملتا ہے حالانکہ سب کچھ اسی میں ہے۔ یہ لوگ دراصل تصوّف کو سمجھے نہیں۔

میرے دوستو! دنیا کا کوئی قانون، کوئی لا۔ LAW۔ اور نہ ہی ظاہری علم ایسا نہیں کر سکتا کہ انسانوں کے دلوں کو نیکی کی طرف موڑ دے۔ یہ صرف اولیاء اللہ کا کام ہے اور آج بھی اگر نیکی پیدا ہو سکتی ہے۔ یا ہو گی تو ان خانقاہوں سے جو اللہ، اللہ کی ضربوں سے دلوں کی دنیا کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ شیخ بیٹھا ہے مکّہ میں اور مرید ہندوستان میں۔ اصلاح ہو رہی ہے اس کو کہتے ہیں "توجہ" کہ شیخ ذکر کی حالت میں اپنا سر نیچے کر لیتا ہے اور تصور کی دنیا میں مرید کی اصلاح لاکھوں میل پر کرتا ہے۔ ہم تو سر جھکا کر اپنی آنتوں کو دیکھتے ہیں نا۔ اور اللہ کے بندے بڑی بڑی مسافتوں سے، میں نے عرض کیا ہے، نا کہ شیخ مکّہ میں، اور مرید ہندوستان میں بیٹھا ہے اور اصلاح ہو رہی ہے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ جو ہمارے اکابر دیوبند کے سب سے بڑے شیخ ہیں۔ مکّہ میں ہیں۔ اور حضرت گنگوہی سہارنپور، گنگوہ میں وہاں سے اصلاح ہو رہی ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی۔

حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ شیخ، اپنے مرید کی اصلاح۔ درمیان میں کافی مسافت ہونے کے باوجود کر سکتا ہے۔ اگرچہ مرید کو محسوس نہ بھی ہو کہ یہ کس طرح میری اصلاح ہو رہی ہے اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ شیخ کو بھی پتہ نہ ہو۔ چونکہ رحمت تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے جس شکل میں اللہ چاہیں ظہور فرما دیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک شخص سویا ہوا ہے۔ اور شیخ اسے خواب میں آ کر جگاتا ہے کہ اٹھ بھائی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ دیکھا تو نماز کا وقت تھا۔ یہ سِکھایا اللہ نے لیکن شیخ کی شکل میں اللہ کی رحمت اپنے شیخ کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ اس کی مثال میں حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو مجبور کیا گیا۔ اور سارے راستے بند کر دیئے گئے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۚ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۚ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ۔

جب زلیخا نے قطعی قصد کر لیا۔ اور حضرت یوسفؑ کو کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ۔ برہان رب حضرت یعقوب علیہ السلام کا جسم مثالی حضرت یوسفؑ کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو وہ اس سے جان بچا کر بھاگ نکلے۔ حالانکہ یعقوب علیہ السلام کو پتہ بھی نہ تھا، اگر پتہ ہوتا تو یوسفؑ کے فراق میں روتے کیوں؟ یہاں اللہ کی رحمت، باپ کی شکل میں ظاہر ہو گئی۔

یہ کوئی حاضر ناظر یا غیب کا مسئلہ نہیں بلکہ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے "توجہ" کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ شیخ کی شکل میں مرید کی اصلاح فرماتے رہتے ہیں لیکن یہ جب ہے کہ:

ع من تو شدم تو من شدی۔

والا معاملہ ہو۔ پوری اطاعت۔ محبت اور عقیدت، مرید کے دل میں پائی جاتے لیکن آج یہ معاملہ بھی بیوپاری ہو گیا ہے۔ پیر حضرات ایسے وظائف و عملیات کرتے ہیں کہ لوگوں کا التفات زیادہ ہو۔ زیادہ مرید پھنس جائیں اور میری دکانداری چلتی رہے کہ میری اصلاح ہو! بہت کم ایسے لوگ ہیں۔ جو اللہ کا نام محض اللہ کے لئے سکھاتے ہیں۔ یا سیکھتے ہیں۔ میرے وہ بوڑھے بزرگ نوجوان دوست اور چھوٹے عزیز بڑے خوش نصیب ہیں جو اللہ کا ذکر کر لیتے ہیں۔ یہ اللہ کا خاص احسان ہے۔ اس کو معمولی نہ سمجھنا چاہیئے۔ جن دوستوں کا کسی سے تعلق ہے وہ تو اپنے لطائف جاری رکھیں۔ اور باقی دوست بھی اللہ اللہ کر سکتے ہیں۔ اللہ کا نام لینے پر پابندی تو کوئی نہیں اللہ تعالےٰ ہم سب سے راضی ہو۔ لیکن ہر چیز سیکھنے سے آتی ہے جب کسی صحیح پابند شریعت سے تعلق قائم کر لیا جائے، فائدہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

بقیہ: خوفِ خدا

سکتے، تو خلافت چھوڑ دیں، ہم کسی اور کو خلیفہ چن لیں گے، قیامت کے دن حضرت عمرؓ کا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ"......

حضرت عمرؓ یہ سن کر کانپ اٹھے، آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔ فوراً گھر لوٹے، اور کھانے پینے کا کافی سامان خود اٹھا کر اس غریب عورت کے گھر پہنچا آئے۔ خوفِ خدا اس قدر طاری تھا، کہ اگلے ہی روز اعلان فرمایا کہ ہر بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ مقرر کر دیا جائے"

حضرت عمرؓ کے رگ و ریشے میں خدا کا خوف سرایت کر چکا تھا۔ اور یہی باعث تھا۔ کہ وہ رات کو سکون سے سو بھی نہ سکتے تھے۔ خدا کے سامنے پیشی کے تصوّر سے لرز اٹھے، اور غریب بڑھیا کے گھر خود کھانے پینے کا کافی سامان پہنچا آئے۔ آپؓ کے بارے میں ہی ایک روایت ہے کہ جب نماز میں تلاوتِ قرآن پاک کرتے، تو آپ کی مسکینوں کی آواز آخری صفوں تک سنائی دیتی تھی۔

ان تمام حقائق و واقعات کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے، کہ اعمالِ صالح خوفِ خدا ہی کے باعث ظہور میں آتے ہیں۔ قابلِ تحسین ہیں، وہ لوگ، جو اللہ سے ڈرتے ہیں، اور صرف اسی کا ڈر دل میں سماتے نیک اعمال کرتے اور برائی سے اجتناب کرتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ خدا کے خوف سے دلوں کو معمور کریں، اس طرح ہمیں بھی اعمال صالح کی توفیق ہو گی۔ جس دل میں اللہ کا ڈر ہو۔ نیکی و راستی کی روشنی وہی سے پھوٹے گی، اور دوسروں کے لئے مشعل راہ ہو گی، آئیے بارگاہِ صمدیت میں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا کر دے اور ہمیں اعمالِ صالح کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

قسط 2

خوفِ خدا اور اعمالِ صالح

عبد الہادی لاہور

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ (سورہ الانعام۔رکوع ۶۔آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ اور اس قرآن کے ذریعے سے ان لوگوں کو ڈرا، جنہیں اس کا ڈر ہے، کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کئے جائیں گے، اس طرح پر کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی مدد گار اور سفارش کرنے والا نہ ہوگا تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں۔

ان آیات کا مفہوم یہ ہے، کہ قرآن مجید سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکیں گے، جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے اور اللہ کے سوا کوئی اور ان کا مددگار اور سفارش کرنے والا نہ ہو گا، یعنی صرف اللہ ہی کی مدد اور سفارش ہو گی اور اللہ سے ڈرنے والا ہی پرہیزگار ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے، کہ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ وہی کامیاب و کامران ہو گا۔

اسلام نے اقتدار کو امانت قرار دیا ہے، یہی باعث ہے کہ جن اصحاب کو یہ امانت سونپی گئی، وہ اقتدار کو پا کر گراں باری کا مجسمہ بن گئے بعض اوقات بڑے بڑے سلاطین بھی خدا کے خوف سے کانپ اٹھتے تھے۔ حضرت عمرو بن عبدالعزیز نے تخت نشینی کے بعد خلفائے راشدین کی یاد تازہ کر دی تھی، جب آپنے خلافت سنبھالی، تو ظلم و تشدد کا دور دورہ تھا، قوم کا خزانہ حکمران کی ذاتی ملکیت بن چکا تھا آپ نے نئے سرے سے بیت المال کی تنظیم کی، غلط بخششوں کا سدِّباب کیا اور گھر کا سازو سامان بھی بیت المال میں جمع کر دیا۔ ایک رات آپ سرکاری کام میں مشغول تھے۔ کہ ایک شخص آیا، اور کہنے لگا کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔ آپ نے پوچھا "ذاتی کام ہے۔ یا سرکاری؟" اس نے جواب دیا۔ کہ ذاتی کام ہے۔ یہ سن کر آپؒ نے چراغ گل کر دیا، اور اندھیرے میں ہی اس شخص سے باتیں کرتے رہے۔ جب وہ شخص جانے لگا، تو آپؒ نے چراغ پھر روشن کر دیا اس نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپؒ نے فرمایا "اس چراغ میں بیت المال کا تیل جل رہا تھا۔ جو صرف سرکاری کاموں کے لئے ہے میں اسے ذاتی مصرف میں لا کر اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستحق بنانا نہیں چاہتا" غور کیجئے کہ خلیفہ کے دل میں خوفِ خدا کس قدر راسخ ہو چکا تھا، کہ وہ مسلمانوں کے بیت المال کو ذاتی مصرف میں لانا عذاب الٰہی کو دعوت دینا سمجھتے تھے۔

اورنگ زیب عالمگیرؒ ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد دہلی میں تشریف لاتے۔ نماز کا وقت گزرنے کافی دیر ہو چکی تھی۔ لیکن ابھی تک جماعت کھڑی نہ ہوئی تھی۔ آپ کے سبب دریافت کرنے پر امام صاحب نے بتایا کہ وہ صرف آپ کا منتظر تھا۔ کہ آپ آئیں، تو جماعت کھڑی ہو جاتے، اورنگزیب عالمگیرؒ نے اس امام کو برطرف کر دیا، اور اپنے فیصلے میں لکھا، کہ "جو امام احکامِ خداوندی کے مقابلے میں شاہی آداب کو پیش نظر رکھتا ہے، اسے امامت کے منصب پر رہنے کا کوئی حق نہیں اسے تو مصاحب ہونا چاہیئے اورنگ زیب عالمگیرؒ کے اس فیصلے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے، کہ انہوں نے خدا کے احکام پر شاہی آداب کو مقدم رکھنے پر امام کو منصب امامت سے محروم کر دیا۔ یہاں بھی خوفِ خدا کا جذبہ ہی کار فرما تھا۔ مغل شہنشاہ نے یہ قطعی گوارا نہ کیا، کہ احکام خداوندی میں کسی کا لحاظ کیا جائے بلکہ وہاں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آدھی رات بیت چکی تھی۔ مدینہ شہر پر خاموشی چھائی ہوئی تھی امیرالمومنین حضرت عمر فاروقؓ گشت کر رہے تھے۔ اچانک ایک مکان سے بچے کے رونے کی آواز آئی۔ آپؓ رک گئے، اور اس آواز کو سننے کی کوشش کی۔ کوئی معصوم بچہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔ آپؓ نے دروازے پر دستک دی۔ کچھ لمحوں بعد ایک غریب عورت باہر آئی۔ اس کے چہرے پر غم و آلام کے آثار صاف دیکھائی دیتے تھے۔

حضرت عمرؓ: اتنی رات گئے یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟

عورت: آپ چلے جائیں، بھلا آپ کو اس سے کیا واسطہ؟

حضرت عمرؓ: نہیں آپ ضرور بتائیں شاید میں آپ کے کام آ سکوں؟

غریب عورت نے کچھ دیر حضرت عمرؓ کی جانب دیکھا، اور درد انگیز لہجے میں کہنے لگی: "حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس کھانے کا کچھ نہیں، چند روز سے بھوکے ہیں، میں تو صبر کر سکتی ہوں، لیکن یہ معصوم بھلا کیسے سکون سے رہ سکتا ہے، خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ نے وظیفہ کے لئے عمر کی حد مقرر فرما دی ہے، اگر وظیفہ ہی مل جاتا، تو گزارا ہو جاتا، وظیفہ کے لئے تو ابھی اور انتظار کرنا پڑے گا"

"کیا آپ نے خلیفہ حضرت عمرؓ کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا ہے، بھلا انہیں اس بات کی کیونکہ خبر ہو سکتی ہے۔ بہتر تھا کہ آپ انہیں اپنے حال سے ضرور باخبر کرتے" حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

غریب عورت نے قدرے توقف کے بعد کہا: "رعایا کے حالات سے خبر گیری رکھنا خلیفہ کا کام ہے، اگر وہ اس کام سے عہدہ برآ نہیں ہو

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

تعارف و تبصرہ

حافظ نور محمد انور

نام کتاب ---- تفسیر آیات قرآنی
مصنف ---- از امام اہل سنت مولانا عبد الشکور لکھنوی رح
صفحات ---- ۷۵۰ - قیمت مجلد چھ روپے پچاس پیسے
ناشر ---- محمود الحسن نور محمد تاجر کتب ۱۴ اربی شاہ عالم لاہور

(۱) مقدمہ تفسیر آیت خلافت (۲) تفسیر آیت استخلاف (۳) تفسیر آیت مذمت منافقین (۴) تفسیر آیت مودۃ القربیٰ (۵) تفسیر آیت تقسیم فے (۶) تفسیر آیت قتال مرتدین (۷) تفسیر آیت ولایت (۸) تفسیر اولی الامر (۹) تفسیر آیت امامت (۱۰) تفسیر آیت رضوان (۱۱) تفسیر آیت مباہلہ (۱۲) تفسیر آیت تمکین (۱۳) تفسیر آیت میراث الارض (۱۴) تفسیر آیت معیت (۱۵) تفسیر آیت اظہار دین (۱۶) تفسیر آیت دعوت اعراب (۱۷) تفسیر آیت حفاظت قرآن (۱۸) تفسیر آیت تطہیر

حضرت امام اہلسنت لکھنوی رح کی عظیم شخصیت سے برصغیر کے علمی اور دینی حلقے عموماً بے خبر نہیں آپ کی ہستی قریباً نصف صدی تک اہل ایمان کے قلوب کو گرماتی اور اذہان کو چمکاتی ہی۔ آپ نے اپنی پوری زندگی حمایت حق، تحفظ ناموس اصحاب رسول اور مدافعت عن الصحابہ کے لئے وقف کردی

قسام ازل نے آپ کی زبان و قلم کو اظہار و بیان کی صلاحیت و استعداد سے بہرہ وافر عطا فرمایا جہاں آپ نے اپنی شائستہ سنجیدہ پر مغز، مدلل اور مسکت تقریروں سے ڈیرہ غازی خاں سے لیکر کلکتہ اور پشاور سے مبیٔ تک اہل اسلام کو مستفید فرمایا وہاں اپنے کلک گوہر بار سے برصغیر بلکہ بیرون برصغیر افریقہ وغیرہ ممالک اسلامیہ کے اہل ایمان کو بھی مستفیض فرمایا آپ علم و عرفان کے بحر ذخار و مواج کے شناور تھے آپ کے علم میں عمق تھا، رسوخ تھا، تبحر تھا۔ آپ اپنے عہد و عصر کے علمار متبحرین و راسخین کی صف اولیٰ میں ممتاز مرتبہ و مقام کے مالک تھے

آپ نے قرآن کریم کی ان آیات کریمہ کی تفسیر قلمبند فرمائی جن سے صحابہ کرام کی صداقت ایمانی حضرات مہاجرین و انصار کے فضائل و مناقب اور خصوصاً خلفاء ثلاثہ رض کی خلافت علی منہاج النبوۃ اور ان کی عظمت روحانی کا علم و اظہار ہوتا ہے آج پاکستان میں یہ ایمان افروز تفسیری رسائل دستیاب نہیں ہو رہے تھے ان کی افادیت کے پیش نظر انہیں یکجا کتابی شکل میں ادارہ ہذا نے شائع کیا ہے۔

نام کتاب ---- مرزائی کا جنازہ اور مسلمان
تصنیف ---- مولانا احمد سعید صاحب
صفحات ---- ۴۸ کاغذ سفید۔ کتابت طباعت بہتر۔
قیمت ---- چالیس پیسہ
ملنے کا پتہ ---- مولانا عبد العزیز ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔

ہر مسلمان کا اس بات پر ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ کو خداوند قدوس نے خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا۔ اور ختم نبوت کا تاج پہنا کر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا۔ مگر ایک گروہ ایسا ہے جو بالکل مسلمانوں سے الگ تھلگ ہے۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔

یہ گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح قادیانی مذہب میں مسلمان کو مرحوم کہنا اور معصوم بچے تک کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح جو شخص ختم نبوت کا منکر اور توہین شان و رسالت کے مرتکب ہیں ان کا جنازہ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا مسلمان کے لئے بھی قطعاً جائز نہیں جو مسلمان ان کے جنازے میں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرے گا وہ بھی ان کی طرح دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اس کتاب میں انہی مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا اور بڑے بڑے جید علمار کرام کے فتوے درج ہیں۔ یہ کتاب بڑی مفید اور پر از معلومات ہے۔

نام کتاب ---- درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ
قیمت ---- ۲۷ پیسے = کاغذ سفید۔
ملنے کا پتہ ---- ناظم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔

اس کتاب میں قرآن کریم اور حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف، دعا، اور ذکر کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور مدلل حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا خیر القرون میں کہیں وجود نہ تھا۔ بلکہ آٹھویں صدی ہجری میں مصر کے بعض رافضیوں کی ایجاد ہے اور اس بدعت کے ثبوت پر بزعم خود فریق مخالف کے ایک مولوی صاحب نے [illegible] جواب بھی عرض کر دیا ہے کہ ان میں کوئی وزن نہیں۔ اس [illegible] ہر مسلمان کے گھر ہونا از حد ضروری ہے۔

میری نماز

از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

سوچ کر جواب دیجئے؟

(س) صبح کی نماز کیوں فرض ہوئی؟ (س) مغرب کی نماز مقرر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ (س) نماز کے لئے عصر کا وقت کیوں مقرر ہوا؟ (س) نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا کیوں ضروری ہے؟ (س) نماز میں ہاتھ باندھ کر کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ (س) نماز کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ (س) نماز کی ابتداء اللہ اکبر کے ساتھ کیوں کی گئی؟ (س) نماز میں الحمد کیوں پڑھی جاتی ہے؟ (س) سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰی اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کیوں مقرر ہوا؟ (س) نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ (س) ایک سجدے کے بعد بیٹھنے میں کیا حکمت ہے؟ (س) رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے میں کیا مصلحت ہے؟ (س) امام ظہر میں قرآن آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر میں بلند آواز سے کیوں پڑھتا ہے؟ (س) نماز کے اختتام پر سلام کا لفظ کیوں مقرر ہوا؟

نماز کے متعلق یہ سوالات اور اس قسم کے دوسرے جوابات اگر سمجھ میں نہ آئیں تو آج ہی "میری نماز" منگا کر حل کر لیجئے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے کاغذ سفید، کتابت طباعت آفسٹ۔

محمود الحسن، نور محمد ناشران و تاجران کتب ۱۴ اے بی شاہ عالم لاہور

محسنۂ کائنات

حضرت قاری مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی شہادت ہے کہ ابا جان مرحوم فرمایا کرتے تھے "جب میں محسنۂ کائنات پڑھتا ہوں۔ تو مجھ پر رقت طاری ہو جاتی ہے"

علاوہ ازیں ہم حضرت مرحوم کے ان ارشادات عالیہ پر اکتفا کرتے ہیں جو آپ نے مذکورہ کتاب کی تقریظ میں تحریر فرماتے ہیں

"مجھے یقین کامل ہے"

کہ پتھر دل انسان بھی "محسنۂ کائنات" پڑھے گا تو اس کا دل موم ہو جائے گا اور اس کے پڑھنے کی برکت سے ماں کا فرمانبردار ہو جائے گا۔ پہلی حالت میں دوزخ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ تو محسنۂ کائنات پڑھنے سے اپنی والدہ کی پاؤں کی خاک کو سرمۂ چشم بنائے گا۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس تبدیلی کے باعث رضا الٰہی کا تمغہ حاصل کرے گا۔ اور سیدھا جنت میں پہنچ جائے گا۔ قیمت قسم اول ۳/۵۰ قسم دوم ۳/۰۰

انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

القاموس الجدید

(جدید اردو عربی ڈکشنری)

- علمی، ادبی، صحافتی، قانونی، تجارتی، صنعتی، سیاسی اور تمام شعبہ جات زندگی سے متعلق اصطلاحات و محاورات پر مشتمل بیس ہزار سے زیادہ اردو الفاظ کا جدید و مستند ترجمہ۔
- علمار، طلبار۔ شائقین علوم عربی و اردو۔ مدارس و لائبریریوں کے بیش بہا علمی خزانہ۔
- صفحات ۷۰۴ سفید اعلیٰ کاغذ جلد نہایت مضبوط و حسین مع سنہری ڈائی اور قیمت صرف ۹/۔ ڈاک خرچ ۱/۔

پتہ: ادارہ فروغ عربی سیٹیلائٹ ٹاؤن میرپور خاص۔

دین و دنیا دونوں میں اگر آپ کامیاب ہونا چاہیں، تو چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں یومیہ ۳۰ منٹ دے کر گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت، پیارے نبی کی پیاری زبان

عربی

مع گرامر سیکھ کر قرآن و حدیث سمجھ کر پڑھئے اور عرب ممالک جا کر پاکستان کا نام روشن کیجئے۔

تفصیلات ۱۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کیجئے۔

پتہ: ادارہ فروغ عربی۔ سیٹیلائٹ ٹاؤن میرپور خاص۔

بچئے اور ہوشیار رہئے

چند نقالوں نے ہمارے نام سے ملتے جلتے مثلاً P.S.T. یا B.C.T. وغیرہ نام رکھ لئے ہیں۔ اور ہماری پیکنگ کی نقل کر کے ہماری شہرت اور ہماری سادگی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے گاہکوں کو ان نقالوں کی اطلاع کر دیں۔ اس لئے درخواست کرتے ہیں کہ سائیکل کے پرزہ جات خریدتے وقت (PCT) مارک اور پرزوں کو اچھی طرح جانچ لیں۔ کہ کہیں یہ نقلی تو نہیں ہیں۔

پی۔ سی۔ ٹی انڈسٹریز (رجسٹرڈ)، سامان سائیکل بنانے والے نیلا گنبد لاہور فون نمبر ۶۵۹۳۲ / ۶۰۰۵۰

اے انسان اپنی موت سے غافل نہ ہو

خلیل الرحمٰن ضیا گوجرانوالہ

سب کو فنا خدا کو بقا بات حق یہ ہے
میں کیا کہوں گا یہ خدا کی کہی ہوئی
(اکبر الہ آبادی)

اے مال و زر اور حکومت کے نشہ میں سرشار نفس کی لذت و خواہشات میں کھوتے ہوئے انسان اپنی موت کو کبھی بھی فراموش نہ کر۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔

موت کو یاد کرنا غفلت جیسے مہلک ترین مرض کا بہترین بلا معاوضہ علاج ہے۔ موت اور مَا بَعْدُ الْمَوْت۔ کو یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہے اور آخرت کی فکر دل میں جاگزین ہو جاتی ہے۔ موت کو یاد کرنے سے اس جہاں کی ہر چیز ناپائیدار اور عارضی دکھائی دیتی ہے۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ ہر انسان نے موت کا جام پینا ہے۔ موت کے بعد زندگی کے اعمال کا حساب و کتاب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے جنت میں جائینگے۔ اور نافرمان جہنم رسید ہوں گے۔ جنت کی ادنیٰ سے ادنےٰ نعمت دنیا وما فیہا سے بہتر اور جہنم کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف دنیا کے تمام آلام و مصائب سے زیادہ سخت اور ہولناک ہو گی اور جنت کو ایک نظر دیکھ لینا دنیوی زندگی سب تلخیوں اور مصیبتوں کو یکسر بھلا دے گا اور جہنم کی ذرا تکلیف ساری زندگی کی لذات و خواہشات آرام عیش و عشرت سب کو بھلا دیگی و مہذب انسان محسوس کرے گا۔ کہ اسے دنیا کی ساری زندگی لمحہ بھر بھی سکون میسّر نہیں ہوا۔ قرآن و حدیث میں کئی موقعہ پر قبر حشر جنّت دوزخ کے حالات کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور موت کو بار بار یاد دلاتا ہے۔ تاکہ انسان غفلت و نا فرمانی کی زندگی بسر کرے مثال کے طور پر اللہ کا ارشاد ہے

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالےٰ کسی نفس کو مہلت نہیں دے گا۔ جب اس کی اجل آجاتے۔ اور اللہ تعالےٰ خبر دار ہے جو تم کر رہے ہو۔

جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بار بار اور کثرت سے ذکر موت کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک دفعہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کھل کھلا کر ہنس رہی تھی۔ ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم موت کو زیادہ یاد کرو۔ تو ایسی حالت پیدا نہ ہو۔ جو میں تم میں دیکھ رہا ہوں۔ کثرت سے لذتیں کاٹنے والی کو یاد کرو جس سے مراد موت ہے۔ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جس میں وہ نہ کہتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں جب کوئی مومن سپرد خاک کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے کہ تو فراخ مکان میں آیا اور اپنی جگہ میں آیا۔ جتنے آدمی مجھ پر چلتے تھے۔ ان سب میں تو مجھے بہت پیارا تھا۔ آج جب تو میرے پاس تو میرے بہترین سلوک کو دیکھے گا۔ پھر جہاں تک مرنے والے کی نظر دیکھ سکتی ہے قبر فراخ ہو جاتی ہے ان کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس میں سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور جب کوئی بدکردار آدمی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے تو کشادہ مکان اور اپنی جگہ میں نہیں آیا یعنی تیرا آنا نامبارک۔ جتنے لوگ زمین پر چلتے۔ سب میں سے تو ہی میرا بڑا دشمن تھا۔ اب جب تو میرے حوالے ہوا ہے تو میرا برتاؤ دیکھ لے گا۔ پھر اسے قبر اس طرح دباتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں گھس جاتی ہیں۔ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ اس موقعہ پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیاں ایک دوسری میں ڈال کر پسلیوں کے ایک دوسری میں گھسنے کی شکل دکھائی دی۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر ستر اژدہے ایسے مسلط کئے جاتے ہیں کہ زمین پر ایک بھی پھنکار مار دے تو زمین کچھ نہ اگائے وہ سانپ قیامت تک اسے ڈستے رہیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔

اگر اس حدیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہی ثابت ہو گا کہ ہمیں بروقت اپنی موت سے آگاہ رہنا چاہیئے اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہیئے۔ اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں ؎

کوئی مرے تو دیکھ کہ کیا لے گیا وہ ساتھ
بے کار ہے یہ بحث کہ وہ چھوڑ کیا گیا

بقیہ: حضرات علماءِ دیوبند

ایک بالا دست قوت ہو جیسے ہم خود تیار کیا ہو اور خود اختیارات دیئے ہوں۔ جو ہر لمحہ ہمارا محاسبہ کرے۔ تاکہ ہمارا کوئی قدم غلطی کی طرف نہ اٹھا سکے۔

ان تمام امور میں ہم طلباء آپ حضرات کی پدرانہ شفقت اور تعاون کے متمنی ہیں اور سالِ رواں میں آپ حضرات کی طرف سے کئے جانے والے حسن سلوک اور بے پناہ محبت و شفقت کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہم اراکین و متعلقین جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ ان مختصر الفاظ سے آپ حضرات کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہیں ؎

اولٰئِکَ اٰبائی فجئنی بمثلہم
اذا جمعتنا یا جریر المجالس

میری اہلیہ محترمہ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۶۶ء بروز پیر بوقت دو بجے رات انتقال فرما گئی ہیں۔ مرحومہ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ مرحومہ تقریباً دس سال سے بیمار تھی نہایت عابدہ زاہدہ اور تہجد گذار خاتون تھیں۔ قارئین "خدام الدین" سے التماس ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (حضرت مولانا محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور)

گلستانِ ولی اللّٰہی کے سچے محافظ نگہبان

حضرات، علماء دیوبند

مولوی محمد وارث ہری پور ہزارہ

مورخہ ۱۰ نومبر شب معراج کے مقدس موقع پر جمعیۃ الطلبا جامعہ مدنیہ لاہور کا سالانہ اجلاس مدینہ مسجد کریم بخش پارک موہنی روڈ لاہور میں، زیر صدارت قدوۃ العلماء و مشفق طلباء حضرت مولانا الحاج سیّد حامد میاں صاحب شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ، منعقد ہوا۔

آپ نے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے "وقت کی قدروقیمت پہنچاننے" کی تلقین فرمائی اور مشفقانہ گراں مایہ نصائح سے نوازا۔ اور اس اجلاس میں "جمعیۃ الطلباء" کی طرف سے متعلم محمد وارث ہزارویؔ نے حضرت مہتمم صاحب اور اساتذہ صاحبان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا، گراں قدر حقائق کے پیش نظر قارئین کرام کے استفادے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

محترم المقام و مشفق المکرم جناب مہتمم صاحب و معزز و محترم اساتذہ صاحبان! ہم اراکین انجمن جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ اس تقریب میں آپ حضرات کی تشریف آوری پر انتہائی فرحت و محسوس کر رہے ہیں۔ ہم اپنی مسرتوں کو پوری طرح ادا نہ کر سکتیں۔ لیکن آپ حضرات دلوں کی کتابوں کو چہروں کے صفحات پر پڑھنے کے عادی ہیں۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات کی تشریف آوری پر ہماری خوشی کے اظہار کے لئے صرف الفاظ کو کافی سمجھا جائے گا بلکہ ہماری کیفیات کا بھی آپ پورا پورا اندازہ لگائیں گے۔

ہمارے قابل صد احترام جناب مہتمم صاحب و اساتذہ کرام! آپ حضرات اس حقیقت سے بھی ناواقف نہیں ہیں کہ بے شمار بندگان خدا اور خصوصاً متعلقین جمعیۃ الطلباء کی یہ بے پناہ مسرتیں کیوں ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ برِ اعظم ایشیا اور خصوصاً متحدہ ہندوستان کی سرزمین میں حق و صداقت اور قرآن و سنّت کا جو باغ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ اور ان کے جگر گوشوں نے لگایا تھا، اور جس کی آبیاری حضرت سیّد احمد بریلوی سیّد اسمٰعیل شہید نے اپنے خون سے کی تھی۔ اور اسی باغ کے تحفظ و بقا کے لئے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا محمود الحسن دیو بندی، حضرت مولانا محمد رشید گنگوہی، حضرت مولانا حسین علی میانوالی، حضرت مولانا سیّد انور شاہ کاشمیری حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی شبیر احمد عثمانی اور دیگر اکابرین دیوبند نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔

گرامی قدر حضرات! تاریخ کے ان اہم نشانات پر شرک و بدعت کا گردو غبار ڈالا جا رہا ہے۔ اور راہزان حق کے قافلہ کو راہ راست سے ہٹانے کے لئے ہر غلط سے غلط راستہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ لٹیروں نے راہنماؤں کے بھیس بدل کر باطل محض کو حق باور کرانے کی بھرپور کوششیں کر رکھی ہیں۔

ان تمام ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے دینی مدارس کا اجرا نہایت ضروری ہے۔ بحمد اللہ برصغیر ہندو پاک میں دارالعلوم دیوبند سے نسبت رکھنے والی ہزاروں درسگاہیں قائم ہو چکی ہیں۔

مغربی پاکستان کے صوبائی دارالحکومت ہیں اس۔ اہم اور مقدس فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے "مدرسہ جامعہ مدنیہ" تقریباً بارہ سال کے عرصہ سے دین حنیف کی خدمت میں کوشاں ہے اس عظیم الشان درسگاہ کو بامِ عروج تک پہنچانے کے لئے آپ حضرات کی گوناگوں مصروفیات اور ہم طلباء کے ساتھ شب و روز کی محنت، جانفشانی اور بے پناہ محبت و شفقت ہر کہ و مہ پر عیاں ہے۔

علاوہ ازیں اس مقدس درسگاہ کے سلسلہ تعمیرات میں معاونین جامعہ ہذا، بالخصوص محترم جناب حافظ فرقان احمد صاحب، جناب حاجی غلام حسین عرف حاجی گام صاحب، جناب سیٹھ عبدالرحمان صاحب سید محمد افضل صاحب اور محترم ذیلدار برادران نہایت ہی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ان حضرات نے مہمانان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس عظیم بستی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر قسم کا تعاون کرتے سچے عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح قدیم شاندار روایات کو برقرار رکھا ہے۔ ہماری دلی دعاء ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی ان خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم حضرات! با ایں ہمہ۔ اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے کہ آج ہم جن حالات سے گذر رہے ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہماری زبان میں روانی ہمارے قلم میں جولانی اور ہمارے دلوں میں بلند آہنگی چاہیئے۔ لب و لہجہ میں تلوار سے زیادہ کاٹ اور زبان میں راوی سے زیادہ بہاؤ ہو۔ قلم میں ایسی شیفتگی۔ شستگی اور جولانی ہو جو دوسروں کے قلم توڑ کر رکھ دے۔ اور دل ایسا شفاف آئینہ ہو کہ گناہ کی پرچھائیں اس پر پڑیں تو بدک اٹھے۔

ان کے حصول کے لئے بزرگوں کی صحبت چاہیئے۔ اور اظہار و بیان کے لئے مواقع چاہئیں اور قلم کے جمود کو توڑنے کے لئے ایک ماحول کی ضرورت ہے۔ اور ان سب کے پیچھے

باقی صفحہ ۱۵ پر

عمل زندگی ہے

سالاری پانی پتی ــــ جھنگ

اے عالمی ہفتہ صحت و صفائی منانے والو! جب قول کے پیچھے عمل کی قوت نہیں۔ وہ دھوکہ۔ ریاکاری دکھاوا۔ تصنع اور بناوٹ ہے۔ اے مکھی۔ مچھر اور چوہا مار لوگو! مارو مارو کے شوروغل مچانے سے کام نہیں چلتا بلکہ عمل کی سپرٹ سے کام چلتا ہے "کیونکہ"

"عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی"

اگر آپ حقیقتاً اپنی دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ تو صرف مچھر مکھی اور چوہے مارنے پر اکتفا نہ کیجئے۔ بلکہ ان مکھیوں۔ مچھروں اور چوہوں کو ماریئے۔ جو انسانیت کی کھیتی کو تباہ و برباد کر رہے ہیں وہ کون ہیں

غدار:۔ یہ وہ چوہے ہیں جو اخلاق کی کھیتی کو تباہ برباد کر رہے ہیں غریبوں۔ یتیموں اور بیواؤں کا مال ہڑپ کر جانے کو کمال سمجھتے ہیں پریشان حال لوگوں کو بدنام کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ آؤں اور بہانوں سے ان کو سبکدوش کرا کر اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ملازمتوں پر لگواتے ہیں۔

علاج:۔ ان ظالم چوہوں کی تباہی کا واحد علاج یہ ہے کہ عوام متحد ہو جائیں۔ عزم کی آگ دل میں لگا کر اٹھیں۔ اور اس آگ سے ان چوہوں کو پھونک ڈالیں۔ جو انسانیت کے نام پر دھبہ ہیں۔

سرمایہ دار

یہ وہ مچھر ہیں جو انسانی خون پر پرورش پانے کو اپنا فطری حق سمجھتے ہیں۔ ان کا مقولہ ہے کہ سرمایہ داری کی پرورش کے لئے انسانی خون ہی بہترین ٹانک ہے۔ یہ ظالم مزدوروں سے زیادہ کام لے کر کم سے کم مزدوری دیتے ہیں۔ غریبوں اور مزدوروں کو حیوان اور اپنی مزدوری کا جانور سمجھتے ہیں۔

علاج:۔ ایسے ظالم مچھروں کی تباہی کا صحیح طریقہ کار یہ ہے۔ کہ عوام بیدار ہوں۔ غفلت کے جامے اتار کر متحد ہو کر اپنے حقوق کا تحفظ کریں اور سرمایہ داری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہیں۔ کہ وہ دن ہوا ہوئے کہ جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔

زناکار یہ وہ اخلاقی مکھیاں ہیں۔ جو بد اخلاقی کے جراثیم سے ایک پنتھ دو کاج کرتی ہیں۔ بیک وقت دو کو خراب کرتی ہے۔ اللہ کے بندوں کو کریکٹر کی بلندی سے گرا کر خانہ خراب کرتی ہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن کو بدنام کرتی ہیں جب سے ضبطِ تولید کی گولیاں چلی ہیں۔ یہ مکھیاں اور بھی عام ہو گئی ہیں۔

محلہ در محلہ یہ مکھیاں بھن بھن کرتی ہیں۔ ان کے کھلے اڈے تو بند ہو چکے ہیں مگر خفیہ اڈوں کی کچھ روک تھام نہیں۔

علاج:۔ ان کا واحد علاج یہ ہے کہ حکومت ان کے لئے سنگساری کام کرے۔ اس سے آئندہ کے لئے یہ خطرناک جراثیم ختم ہو کر عزت کی زندگی بسر ہو سکتی ہے۔ اگر دو چار کہیں اس طرح کے منظر عام پر لٹکا دیئے جائیں۔ تو دنیا عبرت حاصل کرے گی اور زندگی زناکاری کے دام سے بچ کر سکون و اطمینان کے سانس لینے لگے گی۔

چور اچکے اور معاش یہ وہ اخلاقی جراثیم ہیں۔ جو کسی کی ناک کسی کا کان اور کسی کی گردن کاٹ کر رگ جان کو ختم کر دیتے ہیں۔ کسی کی عمر بھر کی کمائی لے اڑتے ہیں آہ ان کی دہشت انگیزی اور غارت گری نے انسانیت کو بدنام اور بدحواس بنا رکھا ہے۔

علاج:۔ ان خطرناک اور حیا سوز مظالم اور جراثیم کا علاج یہ ہے۔ کہ اچکے کی ٹانگ۔ بدمعاش کی ناک۔ اور چور کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ تاکہ انسانیت اور شرافت ابھر سکے۔ ایسے پیشہ ور لوگوں کے گلے میں سہ حرفی طوق ڈال دیئے جائیں۔ تاکہ بھولی دنیا ان کی شرافت سے محفوظ رہ سکے۔ اور ان کو آتا دیکھ کر اعوذ پڑھ دیا کرے بخلاف اس کے اگر یہ چور اچکے ننگے روزگار کا شکار ہوں۔ تو حکومت کا فرض ہے کہ ان کے لئے روزگار مہیا کرے۔

لفظ آخر دنیا میں یہ مکھی۔ مچھر اور چوہے انسانیت کو ستانے سے باز نہیں آ سکتے۔ تاوقتیکہ ان کا علاج اسلام کا نظام قائم کرے نہ کیا جاتے اسلام میں۔ امن ہے راحت ہے۔ اور اللہ کی خوشنودی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت پاک اللہ کے پاک قوانین نافذ کر کے ہی بہار لے آئے گی خدا کرے۔

ضروری تصحیح

گزشتہ شمارہ میں فضائل شب برات کا کچھ بقیہ رہ گیا تھا لہٰذا معذرت کے ساتھ تازہ شمارہ میں شامل کر دیا ہے۔

در سجدہ ہی میں یہ کہتے پڑھتے سنا۔ کہ :-

اَعُوذُ بِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَ اَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اِلَّا كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

ترجمہ: صبح کو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! تم اس دعا کو یاد کرو گی؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور۔ آپ نے فرمایا کہ سیکھ لو مجھ کو یہ کلمات جبرئیل نے سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں ان کو بار بار پڑھا کرو۔"

خطیبِ پاکستان کی وفات ملک و ملت کا عظیم سانحہ ہے

بعد الحمد والصلوٰۃ! برادرم محترم مولانا قاضی احسان احمد صاحب مرحوم کی وفات ملک و ملت کے لئے عظیم سانحہ ہے حضرت امیرِ شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جماعت ختم نبوت کے لئے قاضی صاحبؒ سہارا تھے اب یہ سہارا بھی نہ رہا۔ اب میں اپنے آپ کو بے یار و مددگار محسوس کرتا ہوں۔

(۲) یکم شعبان کی میٹنگ میں ناظم اعلیٰ مولانا لال حسین اختر نے مرزائیوں کی سرگرمیوں کے پیش نظر پانچ جدید مبلغین ختم نبوت کی تقرری کی منظوری دی۔ کام بڑھتا جا رہا ہے ساتھی کم ہوتے جا رہے ہیں۔

(۳) بزرگان ملت سے خصوصی درخواست کرتا ہوں کہ حضرت قاضی صاحب کی مغفرت کے لئے خصوصی دعا فرمادیں اور سب بزرگوں دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اہم کام میں مشورہ وغیرہ اور دیگر ہر طرح کا تعاون فرما کر مشکور فرماتے رہیں۔ (خادم محمد علی جالندھری)

ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان

مولانا قائم الدین نائب صدر تنظیم اہل سنت پاکستان اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ صاحبزادہ منظور احمد شاہ کہروڑی نے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحبؒ شجاع آبادی کی وفات حسرت آیات کو اسلامیان پاکستان کے لئے عظیم نقصان قرار دیا اور کہا کہ حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات سے مذہبی حلقوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ صدیوں تک پُر نہیں ہو سکتا۔ حضرت قاضی صاحب مرحوم مجلس احرار اسلام کی زندگی میں شعبہ تبلیغ کے صدر اور مجلس احرار آل انڈیا کی ورکنگ کمیٹی کے رکن اور ۱۹۳۹ء میں سول نافرمانی کے دوران مجلس احرار کے پہلے ڈکٹیٹر تھے آپ نے مختلف اوقات میں تقریباً نو سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حضرت امیر شریعتؒ کی رحلت کے بعد سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے صدر چلے آ رہے تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرماوے (آمین)

مَوْتُ العَالِمِ مَوْتُ العَالَمِ

لعمرک ما الرزیۃ فقد مال ٭ ولا شاۃ تموت ولا بعیر
ولکن الرزیۃ فقد حر ٭ یموت بموتہ رجل کثیر

حضرت مولانا عبد الخالق مرحوم مہتمم و صدر المدرسین دار العلوم کبیر والا کی وفات حسرت آیات تمام ملک و ملت کے لئے صدمہ ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بقا بقائے خدا است و ملک ملک خدا ۔ کہ نیست قائم و دائم کسے بجز باری

اس قحط الرجال کے دور میں ایسے محقق معتبر عالم کا وجود غنیمت کبریٰ تھا مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان اعزہ متعلقین تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور مولانا مرحوم مغفور کو جنہوں نے بحالت سجدہ جان جان آفریں کے سپرد فرمائی جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس نصیب فرمائے آمین اللھم اجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ ۔ ؏

"آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے"! آج بروز خمیس ۳ شعبان کو مدرسہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور کے طلباء کرام نے ختم قرآن مجید کر کے مرحوم کو ایصال ثواب کیا

گم شدہ بچے کی تلاش

میرا لڑکا مسمی محمد قاسم عمر تقریباً ۱۴-۱۵ سال جولائی ۱۹۶۶ء سے بلا اطلاع گھر بہاول نگر سے چلا گیا ہے صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں پڑھتا ہے اور جماعت ہشتم کا امتحان بھی اس سال دیا ہے۔ سامنے کے دانت بد زیب اور شکستہ ہیں۔ کسی اسلامی ادارہ میں پڑھتا ہوگا۔ اگر خدا کوئی استاذ صاحب اس کو پڑھاتے ہوں تو اطلاع بپتہ ذیل دیں [illegible]

دینی مدارس متوجہ ہوں

ملک بشیر احمد بگوی (بی۔ ایس سی۔ سول انجینئرنگ) نے تقسیم وراثت مجمل اور تقسیم وراثت مفصل (جن پر اس رسالہ میں کچھ عرصہ قبل تبصرہ شائع ہو چکا ہے) کے بعد ایک اور کتابچہ "کلید وراثت" تالیف کیا ہے۔ اس تصنیف کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں جہاں تقسیم وراثت کے شرعی اصول و ضوابط کو یکجا کیا ہے وہاں ساتھ ہی تقسیم ترکہ کے مسائل کو ایسے سہل انداز میں حل کیا گیا ہے۔ کہ علم ریاضی کے بنیادی قواعد مثلاً کسور، نسبت و تناسب کا جاننا بھی ضروری نہیں رہا۔ بقول مصنف ہر وہ شخص جو صرف چالیس تک کی گنتی جانتا ہو۔ اس کتاب کی مدد سے ذوی الفرائض اور عصبات سے متعلق ہر طرح کے سوالات حل کر سکتا ہے۔

عام فہم ہونے کی بنا پر یہ کتاب جہاں معمولی اردو خواں حضرات کے لئے مفید ہے وہاں دینی مدارس میں علم میراث پڑھنے والے طلباء بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں (۹۶ صفحات کی اس کتاب کی قیمت برائے فروخت ایک روپیہ ۲۵ پیسے ہے)

اس کتاب کی کوئی دو سو جلدیں بطور زکوٰۃ اور اتنی ہی تعداد میں بطور صدقہ و خیرات تقسیم کی جائیں گی۔ لہٰذا اس دینی ادارے کو جہاں علم میراث باقاعدہ پڑھایا جاتا ہو یا جہاں آئندہ ایسا پروگرام ہو نیز دیگر مستحق زکوٰۃ و خیرات حضرات اپنی ضرورت سے آگاہ فرمائیں۔ بطور صدقہ و خیرات طلب کرنے والے حضرات کو مطلوبہ کتب بذریعہ وی پی ارسال کر کے فقط ڈاک کا خرچ وصول کیا جائے گا مذکورہ اطلاع حسب ذیل پتہ پر دی جائے۔

(حاجی اللہ دتہ ڈرافٹس مین معرفت دفتر سی۔ ایم۔ ای۔ ایس۔ پی۔ اے ایف نارتھرن زون چکلالہ۔ (المعلن: حافظ نور محمد انور)

بچوں کا صفحہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مکۂ معظمہ کے رہنے والے تھے آپ اُن چار بڑے اماموں میں سے ایک ہیں۔ جن کے بتائے ہوئے طریقوں سے مسلمان نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں اور اسلام کی ساری باتیں کرتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس طریقے کو فقہ شافعی کہا جاتا ہے۔

اتنے بڑے آدمی آپ کیسے ہو گئے؟ سچی بات یہ ہے کہ آپ نے دین کا علم سیکھنے میں اپنا تن من لگا دیا تھا۔ ان کے زمانے میں حدیث شریف کے سب سے بڑے امام صرف تین تھے:

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینے میں۔

۲۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کوفے میں۔ اور:

۳۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے دوسرے شاگرد امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کوفے میں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا کرتے تھے کہ ان اماموں سے دین کا علم سیکھیں۔ جب وہ چودہ برس کے ہوئے اور انہوں نے اپنے بارے میں سمجھ لیا کہ دور کا سفر کر سکتے ہیں تو ایک دن ایک قافلے کے ساتھ مدینہ شریف جا پہنچے۔ جس وقت وہ مسجد نبوی صلعم میں داخل ہوئے اُس وقت وہاں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو حدیث شریف کا درس دے رہے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سننے والوں میں بیٹھ گئے۔ زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سُنی ہوئی حدیثیں اپنی ہتھیلی پر اسی تنکے سے لکھنے لگے۔ اس طرح تنکے سے روشنائی کے بغیر پچیس حدیثیں لکھیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اُن کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے۔ مغرب سے کچھ پہلے انہوں نے درس ختم کر دیا۔ لوگ اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو امام صاحب نے روک لیا۔ کچھ دیر ان کو دیکھتے رہے۔ پھر پوچھا: کیا تم مکے کے رہنے والے ہو؟"

جواب دیا "جی ہاں"

امام مالکؒ: تم اچھے خاصے بڑے ہو گئے ہو لیکن تم کو یہ نہیں معلوم کہ حدیث شریف سیکھنے کے لئے کس ادب اور تعظیم کی ضرورت ہے؟"

شافعیؒ: "آپ نے مجھ میں کیا بے ادبی دیکھی"؟

امام مالکؒ: میں نے تم کو دیکھا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہا تھا تو تم اپنے ہاتھ پر ایک تنکے سے کھیل رہے تھے"

شافعیؒ: "میرے پاس کاغذ نہیں تھا اس لئے آپ جو کچھ فرماتے تھے میں ہاتھ پر لکھتا جاتا تھا"۔

یہ سُن کر امام مالک نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور ہتھیلی دیکھ کر بولے:

امام مالکؒ: "اس پر تو کچھ بھی لکھا ہوا دکھائی نہیں دیتا"

شافعیؒ: "روشنائی کے بغیر حرف نہیں بنتے لیکن اس جلسے میں نے وہ سب اپنے دل پر لکھ لیا جو آپ سناتے گئے"

امام مالکؒ: اچھا تو تم ایک ہی حدیث سناؤ"

شافعیؒ: "سنئیے! مجھ سے بیان کیا مالکؒ نے، ان سے نافعؓ نے، ان سے ابن عمرؓ نے اور اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے" اتنا کہہ کر جس طرح امام مالکؒ نے حضورؐ کی قبر کی طرف اشارہ کیا تھا، اسی طرح شافعیؒ نے بھی اشارہ کیا اور پھر ایک ایک کرکے وہ پچیس حدیثیں جو امام مالکؒ سے اس دن سُنی تھیں، سنا دیں۔

امام مالکؒ اس نئے شاگرد کے حافظے کا یہ حال دیکھ کر دنگ رہ گئے اور سمجھ گئے کہ اس لڑکے پر اللہ کا خاص فضل ہے۔ اور ایک دن یہی لڑکا مسلمانوں کا امام بنے گا۔

وہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت خوش ہوئے۔ خوش ہو کر اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا اور اپنے ہی گھر ٹھہرا لیا۔ دوسرے دن صبح کو فجر کی نماز کے بعد جب سورج نکل آیا تو امام مالکؒ نے اپنی کتاب "موطا" نکالی۔ اس کتاب میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں جمع کر رکھی تھیں۔ کتاب اس نئے شاگرد کو دی اور کہا "کتاب پڑھ کر سب کو سُناؤ۔

اللہ تعالیٰ نے امام شافعی کو ایسا اچھا ذہن دیا تھا کہ وہ جو کچھ ایک بار سُن لیتے انہیں ہمیشہ کے لئے یاد ہو جاتا انہوں نے بہت جلد "موطا" کو یاد کر لیا۔ آٹھ مہینے وہ مدینے میں رہے۔ اس کے بعد انہیں ایک قافلہ ایسا ملا جو کوفے کو جا رہا تھا۔ امام شافعیؒ نے اپنے استاد سے کوفے جانے کی اجازت مانگی، ان کی اجازت کے بعد کوفے کو روانہ ہو گئے اور وہاں جاکر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے دین کا علم سیکھا۔ بڑے ہوئے تو اپنے وقت کے امام مانے گئے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آج بھی ایسے ہی لوگ پیدا کرے۔

("نور")

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) [illegible] بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۳۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۸۱ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۹/۳۹/۶۶۷-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

استقبالِ رمضان المبارک

حافظ نور محمد انور

ہو مبارک مومنو! پھر آگیا ماہِ صیام
ساتھ لیکر خیر و برکت اور رحمت کا پیام

چار سُو چھائی ہوئی ہے فضل و رحمت کی گھٹا
نورِ حق سے جگمگا اٹھی ہے عالم کی فضا

یہ مہینہ ہے مکرّم اس کی اونچی شان ہے
اس مُبارک ماہ میں نازل ہوا قرآن ہے

خیر مقدم جو کر[illegible]س مہِ ذیشان کا
اس پہ لطفِ خاص سمجھو ہو گیا رحمان کا

ہوٹلوں کے مالکوں سے ہے خصوصی التجا
بند رکھیں دن کو ہوٹل کچھ کریں خوفِ خدا

جو مقدر میں ہے روزی وہ تمہیں مل جائے گی
اس کی برکت سے جو دولت آنی ہے وہ آئیگی

آنی و فانی ہے دُنیا، مال ہے ناپائدار
مومنوں کو کب روا ہے حرص دُنیا کا شعار

ایک دن سب کو یہاں سے کوچ کرنا ہے ضرور
آج زندہ رہ گئے تو کل کو مرنا ہے ضرور

سب دھرے رہ جائیں گے دُنیا کے یہ مال و محل
ساتھ اگر جائیں گے اپنے تو فقط صالح عمل

جس نے انور اس مہینے کا کیا ہے احترام
اس نے حاصل کر لیا فردوس میں اونچا مقام

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔